رمضان کے آخری عشرے کو غنیمت جان کر بھرپور محنت کریں

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

(سنیئر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق بن علی بروہی

مصدر: کلمات رمضانیة (ها نحن علی أبواب العشر الأواخر من رمضان) لیلة السبت- 20- رمضان-1440ھ

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العالمين وصلي الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

ہم رمضان کے آخرے عشرے کے دہانے پر کھڑے ہیں، جسے اللہ تعالی نے ماہ رمضان کے قیام کی توفیق دی تو وہ اسے مکمل کرے تاکہ اس کے لیے پورے ماہ کا قیام مکمل ہو، اور تاکہ وہ کامل اجر پالے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں مذکور ہے:

”مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“[1]

(جس نے رمضان میں قیام کیا ایمان کے ساتھ، ثواب کی نیت سے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں)۔

اور اس مہینے میں شب قدر بھی ہے جو کہ ہزار ماہ سے بہتر ہے یعنی اس رات میں کیا گیا عمل ہزار ماہ کے برابر ہے (بلکہ اس سے بھی بہتر)۔ اور ہزار ماہ 63 (83) سال اور کچھ زیادہ مہینے بنتے ہیں۔ اور یہ خیر کثیر ہے جسے اللہ تعالی توفیق دے۔ اگر وہ پورے ماہ قیام کرتا ہے تو اسے دو فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں:

1- مہینے کا قیام

2- اور شب قدر کا قیام

---

[1] صحیح بخاری 37، صحیح مسلم 760۔

اور یہ رات قطعی طور پر رمضان میں ہے لیکن اللہ تعالی نے اسے اس میں چھپا دیا ہے تا کہ ایک مسلمان شب قدر کو پانے کے لیے پورے ماہ کے قیام میں محنت کرے۔ اس طرح اسے پورے مہینے کا قیام اور شب قدر کے قیام مل جائے گا اور یہ اللہ سبحانہ و تعالی کی طرف سے خیر کثیر ہے۔ پورے ماہ کا قیام، آخری عشرے کا قیام اور شب قدر کا قیام یہ سب عظیم فضائل ہیں، باکثرت خیر ہی خیر ہیں جسے اللہ تعالی توفیق دے۔ تو یہ ماہ پورے کا پورا ہی خیر ہے جسے اللہ تعالی توفیق دے۔ اس کے شروع ہوتے ہیں منادی صدا لگاتا ہے:

”يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ“

(اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ، اور اے شر کے طلبگار باز آجا)

یعنی رک جا، تھم جا۔

”وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ“[2]

(اور اللہ تعالی کے آگ (جہنم) سے آزاد کردہ (لوگ) ہوتے ہیں اور ایسا ہر رات ہوتا ہے)۔

یعنی اس ماہ کی ہر رات۔

الحمدللہ ماہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا۔ اس کے فضائل میں سے ہے کہ اللہ تعالی نے اس میں قرآن نازل کیا، یعنی اس کے نازل ہونے کی ابتداء اس مہینے سے ہوئی پھر پے در پے رسول اللہ ﷺ پر اس کا نزول ہوتا رہا آپ ﷺ کی زندگی کے آخر تک۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تب ہوئی جب اللہ تعالی نے اس قرآن مجید کے نزول کی آپ ﷺ پر تکمیل فرمادی۔ اور یہ قرآن ہمارے ہاتھوں میں اب باقی ہے۔ یہ اللہ تعالی کی طرف سے سب سے بڑی نعمت اور سب سے بڑا احسان ہے اس پر جسے اللہ تعالی توفیق دے۔

قرآن کی تلاوت کرنے والے اور قرأت کرنے والے کے لیے یہ شرف ہی کافی ہے کہ اللہ تعالی اسے سنتا ہے جب وہ قرأت کر رہا ہوتا ہے، آپ کا رب آپ کو سن رہا ہوتا ہے آپ کی قرأت کے وقت، تو قرآن کے ذریعے اپنی آواز کو خوبصورت بناؤ، اور قرآن پر تدبر غور و فکر کرو۔ البتہ جو ایسی تلاوت ہو کہ جس میں تدبر نہ ہو اور اس میں ترتیل نہ ہو، تو یہ تلاوت بہت کم نفع والی ہوگی۔ ترتیل کا مطلب یہ نہیں کہ بس کھینچ کھینچ کر پڑھا جائے اور وہ قواعدِ تجوید جو وہ ذکر کرتے ہیں، قرآن کی تجوید تو صرف یہ

---

[2] صحیح الترمذی 682۔

ہے کہ اس میں لحن نہ ہو، اس میں لغوی لحن نہ ہو، یہ ہے تجوید قرآن۔ تجوید قرآن دراصل اس میں لحن کا نہ ہونا ہے۔(لحن کا مطلب ہے) اس میں اس عربی زبان کی مخالفت نہ ہو جس میں یہ نازل ہوا ہے، یہ ہے تجوید قرآن۔

جو اسے اچھے طور پر کرتا ہے اور مہارت حاصل کرتا ہے اس طریقے کے مطابق جس طرح اللہ نے اسے فصیح عربی زبان میں نازل کیا ہے تو یقیناً اس نے قرآن کو تجوید سے پڑھا۔

اور ایک مسلمان کو چاہیے کہ قرآن میں سے اس کے لیے جو آسان ہو (قیام میں) پڑھ لے: پورا قرآن پڑھ لے، یا اس کے بعض حصے، یا اس میں سے کچھ سورتیں ہی، انہیں بار بار دہرائے ہر روز جتنا اس کے لیے قرآن میں سے آسان ہو، یہاں تک کہ اسے پورا کردے، یا جس قدر اس میں سے قرأت کی استطاعت رکھتا ہے اسے پورا کردے، چاہے اسے ہجے کر کر ہی کیوں نہ پڑھنا پڑے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ“[3]

(اور جو قرآن پڑھتا ہے لیکن اس میں اٹکتا ہے اور یہ اس پر پُر مشقت ہوتا ہے، تو اس کے لیے دو اجر ہیں)۔

تلاوت کا اجر اور جو اسے مشقت کا سامنا کرنا پڑھتا ہے اس کی قرأت و تجوید کرنے میں اس کا اجر۔

پس ایک مسلمان کو چاہیے کہ ہمیشہ ہی باکثرت قرآن کی تلاوت کیا کرے، اور اس ماہ میں خصوصی طور پر کیا کرے۔

اللہ تعالی تمام لوگوں کو اس چیز کی توفیق دے جسے وہ پسند کرتا اور اس سے راضی ہوتا ہے۔

وصلي الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

---

[3] صحیح مسلم رقم 1862۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن و سنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔